المعتمد من السيرة

رسولِ اسلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول الإسلام ﷺ أردو

بيان الإسلام
Bayan AL-Islam

ح جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات ، ١٤٤٥ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات

رسول الإسلام - أردو. / جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات؛

ط١. .- الرياض ، ١٤٤٥ هـ

٢٦ ص ؛ ١٤ × ٢١ سم

ردمك: ٩٧٨-٦٠٣-٨٤١٢-١١-٤

١٤٤٥ / ٣٥٨١

شركاء التنفيذ :

بيان الإسلام | جمعية الربوة | رواد التراجم | المحتوى الإسلامي

يتاح طباعة هذا الإصدار ونشره بأي وسيلة مع
الالتزام بالإشارة إلى المصدر وعدم التغيير في النص

Tel : +966 50 244 7000
info@islamiccontent.org
Riyadh 13245-2836
www.islamiccontent.org

المعتمد من السيرة

رسولِ اسلام محمد ﷺ

مؤلف:

پروفیسر محمد بن عبداللہ السحیم

شروع کرتاہوں اللہ کے نام سے جو بڑامہربان،نہایت رحم کرنے والا ہے

رسولِ اسلام محمد ﷺ

رسولِ اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات

اس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ونسب، دیش، آپ کی شادی، رسالت، دعوت، نیز جن معجزات سے آپ کی نبوت کی تائید ہوئی، ساتھ ہی آپ کی شریعت اور آپ سے متعلق آپ کے مخالفین کا موقف، یہ سارے موضوعات زیر بحث آئے ہیں۔

۱-آپ کا نام اورنسب نامہ،جائے پیدائش اورنشو ونما:

رسولِ اسلام کا اسم گرامی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم ہے، اور آپ اسماعیل بن ابراہیم علیہم السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اور وہ یوں کہ اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی ہاجر علیہا السلام اور فرزند اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ، جب کہ وہ گود میں تھے، ملکِ شام سے مکہ تشریف لائے اور اللہ کے حکم سے ان دونوں کو مکہ میں بسادیا۔ جب وہ بچہ جوانی کی عمر کو پہنچا تو اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام مکہ تشریف لائے اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر بیتِ حرام کعبہ کی تعمیر کی۔ لوگ خانہ کعبہ کے ارد گرد بڑھنے لگے، اور مکہ اللہ رب العالمین کی عبادت کرنے والوں اور حج ادا کرنے کی خواہش رکھنے والوں کی منزل بن گیا۔ لوگ صدیوں تک ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر خالص اللہ کی عبادت کرتے رہے اور اس کی توحید پر قائم رہے۔ پھر اس کے بعد بگاڑ نے جنم لیا، اور جزیرہ نما عرب کی

حالت بھی اس کے آس پاس کے دنیا کے باقی ممالک ہی کی طرح تھی، جہاں بت پرستی کے بہت سارے مظاہر موجود تھے: جیسے بتوں کی پوجا، لڑکیوں کو زندہ دفنا دینا، عورتوں پر ظلم وستم، جھوٹ بولنا، شراب نوشی، زناکاری، یتیموں کا مال کھانا اور سود لینا...اس جگہ اور اس ماحول میں اسلام کے رسول محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی اولاد سے 571ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد وفات پاچکے تھے، اور جب آپ چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ بھی انتقال کر گئیں، آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کی کفالت کی، آپ نے یتیمی اور فقر کی حالت میں زندگی گزاری اور اپنے ہی ہاتھ سے کماتے اور کھاتے تھے۔

۲- مبارک خاتون سے مبارک شادی

جب آپ کی عمر پچیس سال کی ہوئی تو آپ نے مکہ کی عورتوں میں سے ایک شریف عورت سے شادی کی جن کا نام خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تھا، ان کے بطن سے آپ کے یہاں کل چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہوئے، دونوں بیٹے بچپن ہی میں وفات پاگئے۔ آپ اپنی بیوی اور اہل خانہ کے ساتھ انتہائی درجہ کی محبت اور مہربانی سے پیش آتے، جس کے نتیجہ میں ان کی بیوی خدیجہ کو آپ سے والہانہ محبت ہو گئی، اور آپ کو بھی ان سے ویسی ہی محبت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ان کی وفات پر ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ان کو نہ بھول سکے، اور

خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کی عزت واکرام میں بکری ذبح کر کے تقسیم کر دیا کرتے، اس میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نیکی اور محبت کی حفاظت کا جذبہ کار فرما تھا۔

۳-وحی کا آغاز

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے آفرینش سے ہی عظیم اخلاق کے حامل تھے، آپ کی قوم آپ کو صادق اور امین کے نام سے موسوم کرتی تھی. آپ ان کا بہت سارے مہتم بالشان کاموں میں ساتھ دیتے، لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کی بت پرستی سے نفرت بھی کرتے اور اس میں کبھی ان کا ساتھ نہیں دیتے تھے۔

جب آپ چالیس سال کے ہوئے اور اس وقت آپ مکہ ہی میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے رسالت کے لیے آپ کو منتخب کر لیا، چنانچہ آپ کے پاس جبریل علیہ السلام نزول کے اعتبار سے قرآن کی سب سے پہلی سورت کی ابتدائی آیات لے کر آئے اور وہ آیات اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہیں: **"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب ہی سب سے زیادہ کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔ انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہیں جانتا تھا۔"** [سورہ العلق: 1-5]۔ پھر آپ اپنی بیوی خدیجہ کے پاس آئے دراں حال کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا، آپ نے ان کے سامنے سارا ماجرا بیان کیا، تو انہوں نے آپ کو اطمینان دلایا اور اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں — وہ نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے اور تورات اور انجیل کا علم رکھتے

تھے–، خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ ورقہ نے آپ سے کہا: اے میرے بھتیجے! تم کو کیا نظر آ رہا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا سب بیان کر دیا۔ اس پر ورقہ نے آپ سے کہا: یہ تو وہی ناموس (معزز راز دان فرشتہ یعنی جبرئیل امین) ہے جسے اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا: "کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟!" ورقہ بولے: ہاں، جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے، اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ دن مل جائے تو میں آپ کی زبردست مدد کروں گا۔[1]

مکی زندگی میں قرآن کے نزول کا سلسلہ برابر جاری رہا، جبریل علیہ السلام اللہ رب العالمین کی جانب سے قرآن لے کر آپ کے پاس آتے، اور رسالت کی پوری تفاصیل بھی لاتے رہتے۔

آپ اپنی قوم کو برابر اسلام کی دعوت دیتے رہے، لیکن آپ کی قوم نے آپ کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور مخالفت پر اتر آئی۔ اس نے یہ پیش کش بھی کی کہ اگر آپ اس رسالت کی

---

(1) متفق علیہ، حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا، صحیح البخاری (2) 7/1، و صحیح مسلم (152) 1/139۔

دعوت سے دست بردار ہو جاتے ہیں تو اس کے عوض میں مال ودولت اور بادشاہت کے منصب سے سرفراز کردیے جائیں گے، لیکن آپ نے ان تمام چیزوں سے انکار کردیا۔ ان لوگوں نے آپ کو جادوگر، جھوٹا، افتراپرداز تک کہا جیسا کہ گذشتہ قوموں نے اپنے نبیوں کو کہا تھا۔ انہوں نے آپ پر عرصہ حیات تنگ کردیا، آپ کے جسد پاک پر جور وستم ڈھائے اور آپ کے پیروکاروں کو طرح طرح کی تکلیفیں دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں برابر دعوت الی اللہ کا کام کرتے رہے، حج کے موسم میں اور عرب کے موسمی بازاروں کے موقع پر آپ ان کے پاس جاتے اور لوگوں سے ملتے، ان پر اسلام پیش کرتے، نہ ان کو دنیا وریاست کی لالچ دلاتے اور نہ تو تلوار کی دھمکی دیتے۔ کیوں کہ آپ کے پاس کوئی اختیار نہیں تھا اور نہ ہی آپ بادشاہ تھے۔ آپ نے اپنی دعوت کے شروع ہی میں اس چیلنج کا اعلان کردیا تھا کہ وہ جو قرآن عظیم لے کر آئے ہیں اسی جیسا تم بھی لے آؤ، اور آپ برابر اپنے مخالفین کو یہ چیلنج کرتے رہے۔ چنانچہ جس کو ایمان لانا تھا وہ ایمان لایا جنہیں ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے نام سے جانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ میں نبوت کی ایک عظیم نشانی اسراء اور معراج کی شکل میں عطا فرمائی، اسراء یعنی آپ راتوں ہی رات بیت المقدس لے جائے گئے، اور معراج یعنی آپ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ یہ بات بھی معلوم ہے کہ اللہ نے نبی الیاس اور عیسی علیہما السلام کو آسمان پر اٹھالیا ہے، جس کا ذکر مسلمانوں اور نصاریٰ کے یہاں ملتا ہے۔ آسمان ہی پر نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نماز کا حکم دیا گیا، یہ وہی نماز ہے جو مسلمان دن میں پانچ بار ادا کرتے ہیں، اور مکہ مکرمہ ہی میں آپ کو دوسری عظیم نشانی شق قمر کی شکل میں دی گئی یہاں تک کہ مشرکین نے اپنی آنکھوں سے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھا۔

قریش کے کافروں نے لوگوں کو آپ سے روکنے کے لیے ہر قسم کا حربہ اپنایا، آپ کے خلاف خوب چالیں چلیں اور آپ سے لوگوں کو نفرت دلائی، معجزات کی فرمائش میں سرکشی کا مظاہرہ کیا، نیز انھوں نے یہودیوں سے مدد طلب کی تاکہ انھیں ایسی دلیلیں فراہم کریں جو انھیں آپ سے جھگڑنے اور لوگوں کو آپ سے دور کرنے میں مدد دیں۔

جب مسلمانوں پر کفارِ قریش کا ظلم وستم مسلسل جاری رہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ملک حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: وہاں پر ایک انصاف پسند بادشاہ ہے جس کے یہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا، وہ ایک عیسائی بادشاہ تھا۔ لہٰذا مسلمانوں کے دو گروہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، جب یہ مہاجرین حبشہ پہنچے تو ان لوگوں نے نجاشی بادشاہ پر وہ دین پیش کیا جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے، وہ بادشاہ مسلمان ہو گیا اور فوراً بول پڑا: اللہ کی قسم! یہ اور جو کچھ موسی علیہ السلام لے کر آئے تھے دونوں ایک ہی طاق سے نکل رہے ہیں (یعنی دونوں کا منبع ومصدر ایک ہی ہے اور دونوں اللہ کا کلام ہیں)۔ اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں پر قوم کی ایذا رسانیاں جاری رہیں۔

جو لوگ موسم حج میں مسلمان ہوئے ان میں ایک جماعت وہ تھی جو مدینہ سے تشریف لائی تھی، ان لوگوں نے آپ سے اسلام پر بیعت کی اور یہ عہد کیا کہ جب آپ ان کے شہر ہجرت کر کے آئیں گے تو وہ لوگ آپ کی مدد کریں گے، مدینہ ان دنوں "یثرب" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ جو لوگ مکہ میں رہ گئے تھے آپ ﷺ نے ان کو مدینۃ النبی کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں اسلام پھیل گیا، یہاں تک کہ مدینہ کا کوئی گھر ایسا نہیں بچا جس میں اسلام نہ پہنچا ہو۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف دعوت دیتے ہوئے مکہ میں تیرہ سال کا عرصہ گزار چکے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر گئے اور دعوت الی اللہ کا کام برابر جاری رکھا، مدینہ میں اسلامی احکامات دھیرے دھیرے نازل ہوتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قاصدوں کو مختلف قبائل کے سرداروں اور بادشاہوں کے پاس اپنے پیغامات دے کر بھیجنا شروع کیا جس میں ان کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ جن کی طرف آپ نے پیغامات بھیجے ان میں روم، ایران اور مصر کے بادشاہ بھی تھے۔

مدنی زندگی میں سورج گرہن کا واقعہ پیش آیا، تو لوگ ڈر گئے، اتفاقاً اسی دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم فوت ہوئے تھے، چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ سورج میں گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے ہوا ہے، تو فوراً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بلاشبہ سورج اور

چاند دونوں میں گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا، لیکن یہ دونوں تو اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو عظیم نشانیاں ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو ڈراتا ہے)[1]۔ پس اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے جھوٹے دعویدار ہوتے تو فوراً لوگوں کو اپنی تکذیب سے خوف دلاتے اور کہہ دیتے کہ سورج محض میرے بیٹے کی موت کی وجہ سے گہنا گیا ہے، تو میری تکذیب کرنے والے کا کیا حال ہوگا؟

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اعلی درجہ کے اخلاق سے مزین کیا تھا اور اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فرمان میں یوں متصف کیا ہے: " **اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہیں۔** " [سورۃ القلم: 4]۔ چنانچہ آپ ہر عمدہ اخلاق سے متصف تھے، مثلاً: راست گوئی، اخلاص، شجاعت و بہادری، انصاف پسندی، وعدہ کی پاسداری یہاں تک کہ دشمن تک کے ساتھ بھی، سخاوت، فقیروں، مسکینوں، بیواؤں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کو محبوب رکھنا، اور لوگوں کی ہدایت کے لئے حریص ہونا، نیز ان کے ساتھ شفقت ورحمت اور انکساری سے پیش آنا وغیرہ آپ کے اوصاف حمیدہ تھے، یہاں تک کہ بسا اوقات کوئی اجنبی آپ کو تلاش کرتا ہوا آتا اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے آپ کے متعلق پوچھتا اور کہتا کہ تم میں محمد کون ہے؟ حالانکہ آپ انہی کے بیچ ہوتے، لیکن وہ آپ کو نہیں پہچان پاتا۔

---

(1) صحیح مسلم (901)۔

آپ کی سیرت دشمن اور دوست، قریبی اور دور کے، بڑے اور چھوٹے، مرد اور عورت، جانور اور پرندے—ہر ایک کے ساتھ آپ کے تعامل میں کمال اور شرافت کی علامت تھی۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے دین کو مکمل کردیا، اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کا پیغام بحسن وخوبی لوگوں تک پہنچا چکے، تو ترسٹھ سال کی عمر میں آپ وفات پاگئے، اس میں سے چالیس سال نبوت ملنے سے پہلے اور تیئس برس بحیثیت نبی اور رسول کے آپ اس دنیا میں رہے۔ آپ کی تدفین مدینہ نبویہ میں ہوئی، آپ نے مال ودولت اور بطور میراث کچھ نہیں چھوڑا، سوائے اپنے سفید خچر کے جس پر آپ سواری کیا کرتے تھے، اور ایک زمین جسے آپ نے مسافروں کے لیے صدقہ کردیا تھا۔[1]

جو لوگ اسلام لائے اور آپ کی تصدیق وپیروی کی ان کی تعداد بہت بڑی تھی، حجۃ الوداع جو کہ آپ نے وفات سے صرف تین مہینے قبل کیا تھا اس میں آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک لاکھ سے زیادہ تعداد تھی، اور شاید یہی اس دین اسلام کی حفاظت اور پھیلاؤ کا راز ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جن کی آپ نے اسلامی قدروں اور اصولوں پر تربیت کی تھی، وہ

---

(1) صحیح البخاری (4461) 15/6۔

عدل وانصاف، زہد وورع، وفاداری اور اس عظیم دین کے لیے، جس پر وہ ایمان لائے تھے، قربانی دینے میں سب سے بہترین ساتھیوں میں سے تھے۔

آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں بحیثیت ایمان واخلاص، علم و عمل، تصدیق، جاں نثاری وقربانی، دلیری اور سخاوت سب سے عظیم: ابو بکر صدیق، عمر بن الخطاب، عثمان بن عفان، اور علي بن ابي طالب رضی اللہ عنھم تھے۔ یہ سبھی لوگ آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے والوں میں سے تھے، اور یہی لوگ آپ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے خلیفہ بنے جنھوں نے آپ کے بعد دین کا جھنڈا اٹھایا۔ ان میں سے کسی کے اندر نبوت کی کوئی خاصیت نہیں تھی، اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بقیہ صحابہ کو چھوڑ کر کوئی مخصوص بات بتائی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کتاب عطا کی اس کی خود حفاظت بھی کی، اسی طرح آپ کی سنت وسیرت، آپ کے اقوال وافعال کو آپ ہی کی زبان (یعنی عربی) میں محفوظ کر دیا، دنیا کی پوری تاریخ میں کوئی ایسی سیرت نہیں ملتی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی طرح محفوظ ہو، بلکہ آپ کے سونے، کھانے، پینے، ہنسنے وغیرہ تک کی کیفیت ریکارڈ ہے۔ اندرون خانہ اہل خانہ کے ساتھ آپ کے معاملات کیسے رہے؟ آپ کی زندگی کے سارے حالات آپ کی سیرت کے ضمن میں مکمل طور سے محفوظ ومدون ہیں، آپ محض ایک انسان اور اللہ کے

رسول تھے، آپ میں ربوبیت کی ادنی سی بھی خاصیت نہیں تھی، اور اپنے تئیں کسی نفع ونقصان کے مالک بھی نہیں تھے۔

۴-آپ کا پیغام

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت رسول بنا کر بھیجا جب چہار دانگ عالم میں شرک وکفر اور جہالت عام ہو چکی تھی، اس روئے زمین پر اہل کتاب میں سے کچھ گنے چنے افراد کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہ تھا جو صرف اللہ کی عبادت کرتا رہا ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں اور رسولوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا بنا کر بھیجا، اللہ نے آپ کو ساری کائنات کے لیے ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے، اور لوگوں کو بت پرستی، کفر اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر توحید اور ایمان کی روشنی کی طرف لے آئے، آپ کی رسالت سابقہ انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی رسالتوں کی تکمیل ہے۔

آپ نے بھی اسی چیز کی دعوت دی جس کی دعوت دیگر انبیاء ورسل علیہم السلام مثلا نوح، ابراھیم، موسی، سلیمان، داود اور عیسیٰ وغیر ہم نے دی تھی، یعنی اس بات پر ایمان لانا کہ رب اللہ ہی ہے جو پیدا کرنے والا، رزق دینے والا، زندگی اور موت دینے والا ہے، وہی شہنشاہ ہے، تمام کاموں کی تدبیر وہی کرتا ہے، وہ مہربان اور انتہائی رحم کرنے والا ہے، اس کائنات میں

جو کچھ بھی ہے خواہ ہم اسے دیکھتے ہوں یا نہ دیکھتے ہوں، سب کا خالق اللہ ہی ہے، اور اللہ کے سوا جتنی بھی چیزیں ہیں وہ سب کی سب اللہ کی پیدا کردہ ہیں۔

اسی طرح آپ نے صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے علاوہ سب کی عبادت ترک کردینے کی دعوت دی، اور بالکل واضح انداز میں بتلادیا کہ اللہ صرف ایک ہے، اس کی عبادت، بادشاہت، تخلیق اور تدبیر میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور یہ بھی بیان کردیا کہ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے، اس کے برابر اور اس جیسا کوئی نہیں، وہ اپنی مخلوقات میں سے کسی کے اندر نہ تو حلول کرتا ہے اور نہ ہی کسی کی جسمانی ہیئت اختیار کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے آسمانی کتابوں جیسے ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے صحیفے، تورات، زبور اور انجیل پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ اسی طرح آپ نے تمام رسولوں پر ایمان لانے کی بھی دعوت دی اور آپ نے یہ معیار بھی قائم کیا کہ جو ایک نبی کی تکذیب کرے گا وہ تمام نبیوں کا منکر مانا جائے گا۔

آپ نے تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بشارت دی، اور یہ کہ اللہ ہی ان کے سارے دنیاوی امور کے لیے کافی ہے، اور یہ کہ اللہ ہی نہایت رحم کرنے والا رب ہے اور قیامت کے دن جب سب کو قبروں سے زندہ کرے گا تو وہی تنہا تمام مخلوقات کا حساب لے گا، اور یہ کہ وہی مومنوں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دس گنا بڑھا کر دے گا اور برائی کا اس کے

بقدر، اور یہ کہ مومنوں کے لیے آخرت میں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں، اور جو کوئی کفر اور برے اعمال کرے گا، اس کا بدلہ اسے دنیا اور آخرت دونوں میں ملے گا۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغام رسالت میں کبھی اپنے قبیلے، شہر، اور اپنی ذات شریفہ کی برتری نہیں جتلائی، بلکہ قرآن کریم میں نوح، ابراہیم، موسی اور عیسی علیہم السلام جیسے انبیاے کرام کے نام آپ کے نام سے زیادہ آئے ہیں، آپ کی والدہ کا نام یا آپ کی بیویوں کے ناموں کا ذکر قرآن میں نہیں ہے، جبکہ موسی علیہ السلام کی ماں کا نام قرآن میں کئی بار ذکر کیا گیا ہے اور مریم علیہا السلام کا ذکر پینتیس بار ہوا ہے۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس چیز سے معصوم و محفوظ ہیں جو شریعت، عقل سلیم اور فطرت سلیمہ کے خلاف ہے یا جسے صحیح اخلاق رد کرتا ہے، کیوں کہ انبیاء علیہم السلام جو کچھ اللہ کی جانب سے تبلیغ کرتے ہیں اس میں معصوم ہوتے ہیں، اور اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کے احکامات کو اس کے بندوں تک پہنچانے کے مکلف ہوتے ہیں۔ انبیاء میں ربوبیت یا الوہیت کی کوئی خاصیت نہیں ہوتی ہے، بلکہ وہ دوسرے تمام انسانوں کی طرح انسان ہیں جن کی جانب اللہ تعالی اپنے پیغامات کی وحی کرتا ہے۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اللہ کی طرف سے وحی ہونے کی سب سے بڑی دلیلوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ آج تک اسی طرح موجود ہے جیسے کہ آپ کی حیات

مبارکہ میں تھی اور ایک ارب سے زیادہ مسلمان اس کے پیروکار ہیں، جو اس کے شرعی فرائض جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج وغیرہ کو بغیر کسی تبدیلی یا تحریف کے نافذ کرتے ہیں۔

۵-آپ کی نبوت کی نشانیاں اور اس کے دلائل

اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کی نبوت کی تائید مختلف قسم کی نشانیوں سے کرتا ہے اور ان کے لیے بہت سارے دلائل و براہین قائم کرتا ہے جو ان کی رسالت کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں۔ اللہ نے ہر نبی کو اتنی آیات عطا کی تھیں جو اس بات کے لئے کافی تھیں کہ لوگ ان پر ایمان لاتے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو جتنے بھی معجزات عطا کیے ان میں سب سے عظیم معجزہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کی شکل میں عطا فرمایا جو کہ نبیوں کے معجزات میں سے قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دیگر بڑے بڑے معجزات سے آپ کی تائید فرمائی، رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

اسراء و معراج، شق قمر، خشک سالی کے بعد آپ ﷺ کے اپنے رب سے دعا کرنے کی بدولت کئی بار بارش کا نزول۔

تھوڑے سے کھانے اور پانی کا زیادہ ہو جانا، چنانچہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کھانے سے شکم سیر ہو جاتی اور اس پانی سے سیراب ہو جاتی۔

اللہ تعالیٰ کی وحی کی مدد سے گزشتہ زمانے کے غیب کی خبریں بتلانا، جن کی تفصیل کسی کو معلوم نہ تھی، جیسے کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوموں کے قصے اور قصہ اصحاب کہف۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی کی مدد سے آئندہ پیش آنے والے غیبی امور سے باخبر کرنا، مثلا: سرزمین حجاز سے نکلنے والی آگ کی خبر دینا جو ظاہر ہو چکی ہے اور جس کو ملک شام میں رہنے والوں نے بھی دیکھا، اسی طرح لوگوں کا عمارتیں بنوانے میں فخر ومباہات کرنا۔

اللہ کا آپ کے لئے کافی ہونا اور اللہ تعالی کا لوگوں سے آپ کی حفاظت کرنا۔

صحابہ کرام سے آپ نے جو وعدہ کیا تھا ان کا پورا ہونا، جیسے کہ آپ کا ان سے کہنا: (تم ضرور بالضرور فارس اور روم کو فتح کروگے اور اس کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کروگے)۔

فرشتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا آپ کی مدد فرمانا۔

اور انبیاے کرام علیہم السلام کا اپنی قوموں کو رسول محمد ﷺ کی نبوت کی خوش خبری دینا اور انبیاء میں سے جنہوں نے اس کی بشارت دی ان میں سے بنو اسرائیل کے انبیاء موسی، داود، سلیمان، اور عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ تھے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا آپ کی تائید فرمانا ان عقلی دلائل اور طرح طرح کی بیان کی ہوئی مثالوں کے ذریعے (1) جنہیں عقل سلیم فورا تسلیم کر لیتی ہے۔

یہ آیات، دلائل اور عقلی مثالیں قرآن کریم اور سنت نبوی میں بھری پڑی ہیں جن کا شمار مشکل ہے، جو ان سے واقف ہونا چاہتا ہے اسے قرآن کریم، حدیث اور سیرۃ النبی کا مطالعہ کرنا چاہیے، کیوں کہ ان میں ان آیات کے بارے میں یقینی خبر موجود ہے۔

اگر یہ عظیم نشانیاں رونما نہ ہوتیں، تو آپ کے مخالفین کفار قریش اور جزیرہ عرب کے یہود و نصاریٰ کو آپ کی تکذیب کرنے کا اور لوگوں کو آپ کے بارے میں متنبہ کرنے کا اچھا موقع ہاتھ آجاتا۔

قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی اور وہ اللہ رب العالمین کا کلام ہے، اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو چیلنج کیا کہ اس جیسا قرآن یا اس

---

(8) جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان: "لوگو! ایک مثال بیان کی جارہی ہے، ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو، وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے، گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں، بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے، تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے۔ بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے"۔ [سورۃ الحج: ۷۳]۔

جیسی کوئی ایک سورت بنا کر لائیں اور یہ چیلنج برابر آج تک باقی ہے، قرآن کریم میں بہت سارے اہم سوالوں کا جواب موجود ہے جس نے لاکھوں لوگوں کو حیران کرر کھاہے، یہ قرآن عظیم آج تک اپنی اسی عربی زبان میں محفوظ ہے جس میں وہ نازل ہوا، اس میں ایک حرف کی بھی کمی واقع نہیں ہوئی ہے، وہ چھپ کر پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے، وہ ایک عظیم، معجزاتی کتاب ہے، بلکہ بنی نوع انساں تک پہنچنے والی کتابوں میں سب سے عظیم الشان کتاب ہے، جو اس لائق ہے کہ اسے پڑھا جائے یا کم از کم اس کے معانی کا ترجمہ ہی پڑھا جائے، جو اس کتاب سے مطلع نہ ہو سکا اور اس پر ایمان نہیں لایا تو اس سے ساری بھلائی فوت ہو گئی۔ اسی طرح رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، سنت، اور طور طریقہ مکمل طور سے محفوظ ہیں اور باوثوق راویوں کے سلسلہ وار سند کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں، سب عربی زبان میں مطبوع ہیں جو کہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان تھی، اور بہت ساری دوسری زبانوں میں ان کے ترجمے بھی ہوئے، قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہی دونوں اسلامی احکام اور شریعت سازی کا مرجع ومصدر رہیں۔

٦- وہ شریعت جس کو رسول محمد ﷺ لے کر آئے۔

وہ شریعت جس کو رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اسے شریعت اسلام کہتے ہیں۔ یہ وہ شریعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعتوں اور رسالتوں میں سب سے آخر میں

نازل ہوئی، یہ شریعت بھی اصولی اور بنیادی امور میں سابقہ انبیاء کی شریعتوں سے ہم آہنگ ہے اگرچہ ان کی کیفیتیں مختلف ہیں۔

یہ ایک مکمل شریعت ہے، جو ہر زمانے اور ہر جگہ کے لیے درست ہے، اس میں لوگوں کے دین ودنیا کی بھلائی ہے۔ یہ ہر اس عبادت کو شامل ہے جو اللہ رب العالمین کے لیے بندوں پر واجب کی گئی ہیں، جیسے نماز وزکوۃ وغیرہ، اس میں مالی لین دین، اقتصادی امور، اجتماعی مسائل، سیاسی اور جنگی اور ماحولیات سے متعلق جائز وناجائز تمام امور کا بیان موجود ہے، اس کے علاوہ ہر اس چیز کا بیان بھی ہے جس کا انسان کی دنیاوی اور اخروی زندگی تقاضا کرتی ہے۔

یہ شریعت لوگوں کے ادیان، خون، عزت، دولت، عقل اور نسلوں کی حفاظت کرتی ہے، یہ ہر نیکی اور فضیلت کو متضمن ہے اور ہر رذالت وشر سے آگاہ کرتی ہے، اس میں لوگوں کی عزت وتکریم، میانہ روی، عدل وانصاف، اخلاص، صفائی، پختگی، محبت، دوسروں کے لیے بھلائی کی چاہت، خون کی حفاظت، ملک و وطن کی سلامتی، ناحق طور پر لوگوں کو مرعوب اور خوف زدہ کرنے کی حرمت جیسے امور کی طرف دعوت دی گئی ہے. رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی سرکشی اور فتنہ وفساد کے سامنے سراپا جنگ تھے، اور دینی خرافات، عزلت پسندی اور یکسر ترک دنیا کے بھی مخالف تھے۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی واضح طور پر بیان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عزت دی ہے۔ چاہے مرد ہو یا عورت۔ اور اسے اس کے تمام حقوق کی ضمانت دی ہے، اور انسان کو اس کے تمام انتخاب، اعمال اور تصرفات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے، نیز یہ کہ خود کو یا دوسروں کو ضرر رسانی کی ساری ذمہ داری اسی کے سر جائے گی۔ اس نے ایمان، ذمہ داری اور اجر و ثواب کے لحاظ سے مرد اور عورت کو برابر قرار دیا ہے، نیز اس شریعت میں عورت کا بطور ماں، بیوی، بیٹی اور بہن خاص خیال رکھا گیا ہے۔

جس شریعت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اس میں عقل کی حفاظت پر توجہ دی گئی ہے، اور شراب نوشی جیسی ہر وہ چیز جو عقل میں بگاڑ پیدا کرے حرام قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ اسلام نے دین کو روشنی سے تعبیر کیا ہے جس سے عقل کی راہ روشن ہوتی ہے اور انسان اپنے رب کی عبادت پورے علم و بصیرت کے ساتھ کرتا ہے۔ اسلامی شریعت نے عقل کی شان کو بلند کیا ہے اور اسے ہی احکام شرعیہ کا مکلف ہونے کی علت قرار دیا ہے، اور اسے توہم پرستی اور بت پرستی کے طوق سے آزاد کیا ہے۔

شریعت اسلامیہ صحیح علم کی تعظیم کرتی ہے، ہوا پرستی سے خالی ہو کر سائنسی تحقیق و ریسرچ پر زور دیتی ہے اور اپنی ذات اور کائنات میں غور فکر کی دعوت دیتی ہے۔ سائنس کے صحیح علمی نتائج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات سے متصادم نہیں ہوتے۔

شریعت اسلامیہ میں کسی خاص جنس کے لوگوں کو دوسرے جنس کے لوگوں پر کوئی برتری حاصل نہیں، اور نہ ہی ایک قوم کو دوسری قوم پر کوئی فضیلت ہے، بلکہ اسلامی احکامات کے سامنے سب برابر ہیں؛ کیوں کہ تمام انسان اپنی اصل کے اعتبار سے یکساں ہیں، ایک جنس کو دوسری جنس پر اور ایک قوم کو دوسری قوم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور کوئی ایسا انسان نہیں جو گناہ گار پیدا ہو یا کسی دوسرے کے گناہ کا وارث بن کر پیدا ہو۔

شریعت اسلامیہ میں اللہ تعالیٰ نے توبہ کو مشروع قرار دیا ہے، اور توبہ یہ ہے کہ: انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور گناہ سے باز آجائے۔ اسلام اپنے سے پیشتر کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور توبہ اس سے پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ لہٰذا انسانوں کے سامنے انسانی گناہوں کا اقرار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دین اسلام میں اللہ اور بندہ کے درمیان تعلق براہ راست ہے۔ لہٰذا آپ کو اپنے اور اللہ کے درمیان کسی اور کو واسطہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام اس بات سے منع کرتا ہے کہ ہم انسانوں کو معبود یا اللہ کی ربوبیت یا الوہیت میں اس کا ساجھی ٹھہرائیں۔

جو شریعت رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے وہ سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہے، کیوں کہ جو شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس سے لے کر آئے وہ پوری کائنات کے لیے تا قیامت آخری شریعت ہے، اسی لیے اس نے ما قبل کی ساری

شریعتوں کو منسوخ کردیا، جیسا کہ سابقہ شریعتیں ایک دوسرے کے لیے ناسخ تھیں۔ اب اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ کوئی دوسری شریعت قبول نہیں کرے گا اور نہ ہی جس دین اسلام کو محمد صلی علیہ وسلم لے کر آئے ہیں اس کے سوا کوئی دین مقبول ہوگا۔ جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین اختیار کرے گا، تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ جو شخص شریعت اسلامیہ کے احکامات کی تفصیل جاننا چاہتا ہے، وہ ان کو دین اسلام کا تعارف کرانے والی معتبر کتابوں میں تلاش کرے۔

تمام الٰہی رسالتوں کی طرح شریعت اسلامیہ کا مقصد بھی یہی ہے کہ دین حق انسان کو سربلند رکھے۔ لہٰذا وہ خالص اللہ رب العالمین کا بندہ بن کر رہے، اور اسے انسان، یا مادہ، یا توہم پرستی کی غلامی سے آزاد کردے۔

شریعت اسلامیہ ہر زمانے اور جگہ کے لیے درست ہے اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو انسان کے صحیح مفادات سے متصادم ہو، کیوں کہ یہ شریعت اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ ہے جو انسانی ضروریات سے بخوبی واقف ہے، اور لاریب انسان کو ایسی شریعت کی ضرورت ہے جو اپنے آپ میں درست ہو، باہم متصادم نہ ہو، انسانیت کے لیے سودمند ہو اور وہ کسی انسان کی وضع کردہ نہ ہو، بلکہ اللہ کے پاس سے حاصل کی گئی ہو، جو لوگوں کو نیکی اور ہدایت کی راہ دکھائے۔ لہٰذا اگر وہ فیصلے کے لیے اس کی طرف رجوع کریں تو ان کے معاملات درست ہو جائیں گے اور وہ ایک دوسرے کے ظلم سے نجات پائیں گے۔

۷- آپ کے بارے میں آپ کے مخالفین کا موقف اور آپ کے حق میں ان کی گواہیاں

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر نبی کے ایسے مخالفین ہوتے ہیں جو اس سے دشمنی کرتے ہیں، اس کی دعوت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں اور لوگوں کو اس پر ایمان لانے سے روکتے ہیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد بہت سارے مخالفین ہوئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سب پر فتح ونصرت عطا فرمائی۔ ان میں سے بہت سے لوگوں نے -ماضی میں اور حال میں- اس بات کی گواہی دی ہے کہ آپ ایک نبی تھے، اور آپ وہی لے کر آئے جو پچھلے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام لائے تھے، اور وہ یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ آپ ہی حق پر ہیں، لیکن ان میں سے بہت سے لوگوں کو بہت سی رکاوٹیں آپ پر ایمان لانے سے روک دیتی ہیں، جیسے سرداری کی محبت، سماج کا خوف، یا اپنے عہدے سے کمائی ہوئی رقم کے فقدان کا خدشہ۔

والحمدُ للہ رب العالمین.

مؤلف: پروفیسر محمد بن عبداللہ السحیم

شعبہ اسلامیات میں عقیدہ کے (سابق) پروفیسر

تربیہ کالج، کنگ سعود یونیورسٹی

ریاض، سعودی عرب

فہرست

رسولِ اسلام محمد ﷺ.................................... ٤

١-آپ کا نام اورنسب نامہ،جائے پیدائش اورنشو ونما:....................... ٤

٢- مبارک خاتون سے مبارک شادی ٥

٣-وحی کا آغاز..................................... ٦

٤-آپ کا پیغام................................... ١٤

٥-آپ کی نبوت کی نشانیاں اوراس کے دلائل ١٧

٦- وہ شریعت جس کو رسول محمد ﷺ لے کر آئے۔ ٢٠

فہرست ٢٦

تعرف على الإسلام
بأكثر من 100 لغة

موسوعة القرآن الكريم
QuranEnc.com

ترجمات متقنة لمعاني القرآن الكريم بأكثر من (75) لغة

بيان الإسلام
byenah.com

مواد منتقاة للتعريف بالإسلام وتعليمه بأكثر من (120) لغة

موسوعة الأحاديث النبوية
HadeethEnc.com

ترجمات متقنة للأحاديث النبوية وشروحها بأكثر من (60) لغة

ما لا يسع أطفال المسلمين جهله
kids.islamenc.com

أسئلة وأجوبة لأطفال وعامة المسلمين بأكثر من (40) لغة

جامع المحتوى الإسلامي باللغات
islamcontent.com

مواد إسلامية متنوعة وشاملة بأكثر من (125) لغة

موسوعات وخدمات إسلامية باللغات
s.islamenc.com

للمزيد
من المواقع الإسلامية
بلغـــــات العـــالم

جمعية الدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

جمعية خدمة المحتوى الإسلامي باللغات

Ur198

ISBN:978-603-8412-11-4